مصنف پرانے وقتوں کے وحشی انسان کی زندگی کی تعریف کرتا ہے اور ہمیں یقین دلاتا ہے کہ وہ فطرت کے بہت قریب تھے۔ وہ انسان اپنی قدرتی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے تھے۔ فطرت بھی اُن کی مدد کرتی تھی تاکہ لیہ خصوصیات مزید بڑھیں۔ آج کا انسان اپنا کھانا بھی نہیں چبا سکتا۔ وہ چل پھر بھی نہیں سکتا اور نہ ہی کچھ لکھ سکتا ہے۔ وہ ان خوبیوں کو مسخر نہیں رکھ سکتا۔ وہ آسانی کو ڈھونڈتا ہے۔ وہ سخت کوشش کی زندگی کو خیرباد کہتا جارہا ہے۔ وہ مذہب اور تعلیم میں بھی سہولت چاہتا ہے۔ طلبہ کی کلاسیکی تربیت ان کی رٹ لینے کی عادت اور نوٹس لکھ لینے کی پریکٹس کی وجہ سے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتی۔

Good Luck

5/43

Scanned with CamScanner

The author admires the life of ancient Sewage man. And he makes us realize that they were very close to the nature. They would utilize their natural abilities. Nether would help them for the enhence of the characterstics. Todays man is very week that he can neither bite properly a morsal, nor he can walk or even can not write. Additionally he can not sustain these abilities because He looks for ease of the life. He is being unfimmiler to the hard life. And he needs facilities in religion and education. Students can not achive their destinition due to examing and making notes.

Scanned with CamScanner